معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

علامات قیامت

(۷)

دجال کا خروج، نزولِ مسیح اور یاجوج و ماجوج کا خروج

— ۱ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[۱] «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَاللهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، [وَهُمْ[۲]] أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمِ

الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ - يَعْنِي الدَّجَّالَ - قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَالِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک رومی (عیسائی) اعماق[1] یا فرمایا کہ دابق[2] میں نہ اتر جائیں[3]۔ اُن سے مقابلے کے لیے شہر[4] سے ایک لشکر نکلے گا جو اُس وقت روے زمین کے بہترین لوگوں پر مشتمل ہوگا۔ پھر جب وہ (دشمن کے سامنے) صف بستہ ہو جائیں گے تو رومی کہیں گے: تم ہمارے اور اِن لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے تاکہ ہم اِن سے قتال کریں۔ یہ سن کر مسلمان کہیں گے: نہیں، بخدا ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ وہ اُن (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ پھر اِن (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی پسپائی اختیار کرلیں گے، جن کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں فرمائیں گے[5]۔ اور ایک تہائی مسلمان قتل کردیے جائیں گے اور وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہدا ہوں گے۔ اور باقی ایک تہائی کو فتح حاصل ہو جائے گی، جس کے بعد اُنھیں کبھی آزمایش میں نہیں ڈالا جائے گا[6]۔ پھر وہ قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے[7]۔ (اس فتح کے موقع پر) وہ اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں پر لٹکا کر غنیمت کے اموال آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ شیطان اُن کے درمیان میں چیخ کر اعلان کرے گا کہ مسیح، یعنی دجال (نمودار ہو کر) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے،

چنانچہ یہ سن کر وہ نکلیں گے، لیکن یہ خبر جھوٹی ہو گی[8]۔ البتہ جب وہ شام پہنچیں گے تو دجال واقعتاً نمودار ہو جائے گا[9]۔ پھر وہ (اُس سے) قتال کی تیاری کرتے ہوئے صف بندی کر رہے ہوں گے کہ نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی اور عیسیٰ ابن مریم (آسمان سے) نازل ہو جائیں گے، اور (نماز میں) اُن کی امامت کریں گے[10]۔ پھر اللہ کا دشمن (دجال) جب عیسیٰ ابن مریم کو دیکھے گا تو اِس طرح پگھل جائے گا، جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ چنانچہ اگر عیسیٰ ابن مریم اُس کو چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُس کو اُنھی کے ہاتھ سے قتل کریں گے، اور وہ (اُسے مار کر) لوگوں کو اپنے نیزے پر اُس کا خون دکھائیں گے۔

۱۔ اِس سے غالباً عمق مراد ہے، جس کے لیے علاقے کی وسعت کے لحاظ سے جمع کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ یہ دابق کے قریب حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک ضلع ہے۔

۲۔ حلب سے چار فرسخ، کم و بیش ۳۲ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک قریہ ہے۔

۳۔ یہ غالباً شام و فلسطین پر صلیبی لشکروں کی تاخت یا آخری زمانے کی کوئی جنگ ہے، جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیا میں اِسی طرح دکھائی گئی۔ اِس طرح کے معرکوں میں کئی جگہ قیدیوں کے پکڑنے اور چھڑانے کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ بعید نہیں کہ اُنھی میں سے کوئی واقعہ آپ کو دکھایا گیا، جسے راویوں نے اِس اجمال کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

۴۔ اِس سے مدینۃ النبی بھی مراد ہو سکتا ہے اور دابق کے قریب حلب یا کوئی دوسرا شہر بھی۔

۵۔ یہ، ظاہر ہے کہ اُسی صورت میں ہو سکتا ہے، جب لشکر کا کوئی حصہ عین معرکے کے وقت، دشمن کے ساتھ کسی سازش کے نتیجے میں، بزدلی دکھائے اور اپنی پسپائی کے نتیجے میں پورے لشکر کو خطرے میں ڈال دے۔

۶۔ یعنی اُس طرح کی کسی آزمایش میں نہیں ڈالا جائے گا، جو لشکر کے ایک حصے کی پسپائی کے بعد اُنھیں عین میدان جنگ میں پیش آئی۔

۷۔ رؤیا میں صدیوں کے واقعات اِسی طرح ممثل ہوتے ہیں۔ ۱۰۹۶ء سے ۱۳۰۰ء تک فتح و شکست کے جو مراحل پیش آئے، پھر صلاح الدین ایوبی کی فتح اور بالآخر سلطان محمد فاتح کے قسطنطنیہ پر قبضے کو گویا پے در پے ایک ہی سلسلۂ واقعات کی صورت میں دکھا دیا گیا ہے۔

۸۔ یعنی یہ خبر کہ اپنے خروج کے بعد تاخت کرتا ہوا وہ تمھارے علاقوں تک پہنچ چکا ہے۔

۹۔ اصل میں لفظ 'خرج' استعمال ہوا ہے۔ اِس سے غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ مدعا غالباً یہ ہے کہ پھر وہ اِس لشکر پر حملے کے لیے سامنے آجائے گا۔

۱۰۔ اِس معاملے میں روایتوں کا اختلاف پیچھے زیر بحث آچکا ہے۔ اِسی طرح نزول کی حقیقت بھی بیان ہو چکی ہے۔ اِس کی تفصیلات پیچھے ''نزول مسیح'' کے باب میں دیکھ لی جاسکتی ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۲۸۹۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اِس کا ایک ہی متابع ہے، جو صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۱۳ میں نقل ہوا ہے۔

۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۱۳۔

— ۲ —

إِنَّ كُلَيْبَ بْنَ شهابٍ قَالَ:[1] كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَأَنْتَ الْقَائِلُ تُصَلِّي مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ؟ قَالَ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنْ سَيُكَذِّبُونِي وَلَا يَمْنَعُنِي ذَالِكَ أَنْ أُحَدِّثَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «أَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ فِي حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَبْلُغُ كُلَّ مَبْلَغٍ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَيَأْزِلُ الْمُؤْمِنُونَ مِنْهُ أَزْلًا شَدِيدًا، وَتَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ فِيهِ شِدَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَإِذَا رَفَعَ

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ أَهْلَكَ اللهُ الدَّجَّالَ وَمَنْ مَعَهُ»، فَأَمَّا قَوْلِي إِنَّهُ حَقٌّ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ الْحَقُّ، وَأَمَّا قَوْلِي: إِنِّي أَطْمَعُ أَنْ أُدْرِكَ ذَالِكَ فَلَعَلِّي أَنْ أُدْرِكَهُ عَلَى مَا يُرَى مِنْ بَيَاضِ شَعْرِي وَرِقَّةِ جِلْدِي وَقَدْحِ مَوْلِدِي فَيَرْحَمُنِي اللهُ تَعَالَى فَأُدْرِكُهُ فَأُصَلِّي مَعَهُ، ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ بِمَا أَخْبَرَكَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَيْنَ يَكُونَ ذَالِكَ؟ قَالَ: فَأَخَذَ حَصًى مِنْ مَسْجِدٍ، فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا وَأَعَادَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَتُرِيدُ أَنْ أَقُولَ مِنْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ؟ هُوَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تُبَدَّلَ، يَجْعَلُهُ اللهُ حَيْثُ شَاءَ.

کلیب بن شہاب کہتے ہیں: میں کوفہ کی مسجد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اُن کے پاس ایک شخص آیا اور اُن سے کہنے لگا: کیا یہ آپ کا کہنا ہے کہ آپ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھیں گے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عراق والو، مجھے معلوم تھا کہ (یہاں کے) لوگ مجھے جھٹلائیں گے، لیکن یہ چیز مجھے اُس بات کو بیان کرنے سے نہیں روک سکتی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اللہ کے صادق و مصدوق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتایا ہے کہ دجال اُس زمانے میں، جب لوگ افتراق و انتشار کی حالت میں ہوں گے، مشرق کی طرف سے نمودار ہوگا[1]۔ پھر چالیس دن میں وہ ہر جگہ پہنچے گا اور مسلمان اُس سے بڑی مشکل اور تنگی میں پڑ جائیں گے اور اُس کے بارے میں مسلمان سخت مصیبت کی گرفت میں آجائیں گے۔ پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے۔ سو جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ دجال اور اُس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گا[2]۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) جہاں تک میرا یہ کہنا ہے کہ یہ سچی خبر ہے تو وہ اِس لیے کہ یہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو برحق ہی ہوتا ہے۔ اور میرا جو یہ کہنا ہے کہ مجھے اُن کو پالینے، (یعنی اُن سے ملاقات) کی توقع ہے تو شاید اِس بڑھاپے میں جب میرے بال سفید ہو چکے ہیں، جلد نرم ہو چکی ہے اور میں پیرانہ سالی کے عالم میں ہوں، اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائیں اور میں اُن کو پالوں اور اُن کے ساتھ نماز پڑھوں۔ تم واپس جا کر اپنے اہل خانہ کو (بھی) یہ خبر دو جو ابوہریرہ نے تمھیں دی ہے۔ اُس شخص نے کہا: یہ کہاں ہو گا؟ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد سے کچھ کنکر اٹھائے اور کہا: یہاں سے ہو گا۔ اُس آدمی نے اپنا سوال پھر دہرایا تو اُنھوں نے جواب دیا: کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھ سے کہوں کہ (دجال) کوفہ کی مسجد سے نکلے گا؟ وہ وقوع قیامت سے پہلے زمین کے اُس خطے سے نمودار ہو گا، جہاں سے اُس کا ظہور اللہ کی مشیت ہو گی[۳]۔

۱۔ یعنی اصفہان سے، جس کا ذکر پیچھے بھی ہو چکا ہے۔

۲۔ یہاں اجمال ہے یا راوی سے بیان میں غلطی ہوئی ہے، اِس لیے کہ دوسری روایتوں میں صراحت ہے کہ دجال کو سیدنا مسیح قتل کریں گے۔

۳۔ اِس سے واضح ہے کہ اوپر 'مِنْ هَاهُنَا'، یعنی 'یہاں سے ہو گا' کے الفاظ بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُسی طرح غصے میں کہے ہیں، جس طرح اِس سے پچھلے جملے میں 'مِنْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ' فرمایا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۲۶۲ سے لیا گیا ہے، اور یہی اِس کا تنہا ماخذ ہے۔

— ۳ —

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ:[۱]

مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ؟ تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَوْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا - لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا، إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا، يُحَرَّقُ الْبَيْتُ، وَيَكُونُ وَيَكُونُ، ثُمَّ قَالَ [عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو:[2]] قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ [فِيهِمْ[3]] أَرْبَعِينَ - لَا أَدْرِي: أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا - فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ [الثَّقَفِيُّ، فَيَظْهَرُ[4]] فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ،[5] لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ، حَتَّى تَقْبِضَهُ» قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ [فَيَعْبُدُونَهَا[6]]، وَهُمْ فِي ذَالِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ،[7] حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا، قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ، قَالَ: فَيَصْعَقُ، وَيَصْعَقُ النَّاسُ،[8] ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ - أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللهُ -

مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ، فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ، وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ، قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ، فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذَالِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ».

یعقوب بن عاصم ثقفی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یہ کیا حدیث ہے جو آپ بیان کرتے ہیں کہ فلاں فلاں واقعہ رونما ہونے تک قیامت قائم ہو جائے گی؟ یہ سن کر ابن عمرو نے تسبیح یا تہلیل یا اِسی طرح کے کوئی کلمات کہے۔ (اور پھر کہا:) اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں کسی کو کبھی کوئی بات بیان نہیں کروں گا۔ میں نے تو بس یہ کہا تھا کہ کچھ عرصے بعد تم لوگ بہت بڑے بڑے واقعات دیکھو گے۔ بیت اللہ کو جلا دیا جائے گا اور فلاں اور فلاں واقعہ ہو گا[1]۔ پھر عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں دجال نمودار ہو گا اور وہ اِن میں چالیس دن یا فرمایا کہ چالیس مہینے یا پھر فرمایا تھا کہ چالیس سال رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو مبعوث فرمائیں گے، وہ دیکھنے میں گویا عروہ بن مسعود ثقفی کی طرح ہوں گے۔ وہ جب نمودار ہوں گے تو دجال کا تعاقب کر کے اُس کو ہلاک کر دیں گے۔ اِس کے بعد لوگ سات سال تک اِس طرح رہیں گے کہ کہیں دو لوگوں کے مابین دشمنی تک نہ ہو گی[2]۔ اِس کے بعد اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائیں گے، جس سے روے زمین پر ایک آدمی بھی ایسا نہیں رہے گا، جس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو گا، مگر یہ کہ وہ ہوا اُس کی روح قبض کر لے گی، یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر بھی داخل ہو جائے گا تو یہ ہوا وہاں بھی داخل ہو کر اُس کی روح قبض کر لے گی۔ ابن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

(پھر) آپ نے فرمایا: اِس کے بعد ایسے بُرے انسان باقی رہ جائیں گے جو (برائی میں) پرندوں کی طرح ہلکے، (یعنی تیزی سے سبقت کرنے والے) ہوں گے اور درندوں جیسی (اندھی) عقل والے ہوں گے۔ وہ معروف کو اچھا جانیں گے، نہ منکر کو بُرا سمجھیں گے۔ پھر شیطان انسانی صورت میں اِن کے سامنے آکر کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ وہ اُس سے پوچھیں گے: تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ وہ اُنھیں بتوں کو پوجنے کا حکم دے گا تو وہ اُن کو پوجنے لگیں گے۔ اور اِس ساری صورت حال میں اُن کا رزق اُن کو وافر ملتا رہے گا، اور وہ پر عیش زندگی گزار رہے ہوں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا تو جو شخص بھی اُس کو سنے گا، وہ (زمین پر گرتے ہوئے اپنی) گردن کو ایک جانب جھکائے گا اور دوسری جانب (صور کی آواز سننے کے لیے) گردن کو اونچا کرے گا۔ آپ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص جو صور کی آواز سنے گا، وہ اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہو گا کہ (اُس کی آواز سنتے ہی) وہ شخص اور باقی تمام انسان بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔ پھر اللہ ایک ایسی بارش بھیجے گا یا فرمایا کہ بارش نازل کرے گا جو گویا پھوار کی طرح ہو گی یا فرمایا کہ سایے کی طرح ہو گی۔ پھر اِس بارش سے تمام انسانوں کے جسم (زمین سے) باہر نکل آئیں گے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو دفعتاً وہ کھڑے ہو کر تاکنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا: لوگو، اپنے پروردگار کی طرف چلو، اور (فرشتوں سے کہا جائے گا:) اِن کو ذرا روکو، اِن سے کچھ پوچھنا بھی ہے۔ فرمایا کہ پھر حکم دیا جائے گا: آگ میں بھیجے جانے والوں کو (اِس ہجوم سے) باہر نکالو۔ پوچھا جائے گا: کتنوں میں سے (کتنے؟) حکم ہو گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے[۳]۔ فرمایا کہ یہ وہ دن ہو گا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہی وہ دن ہو گا جب بڑی ہلچل پڑے گی۔

۱۔ یہ غالباً اُن واقعات کی طرف اشارہ ہے، جو عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور بنو امیہ کے درمیان اقتدار کی کش مکش کے نتیجے میں ہوئے۔

۲۔ یہ اُس امن وامان کی تعبیر ہے، جو اِن غیر معمولی واقعات کے بعد کچھ عرصے کے لیے قائم ہو جائے گا۔

۳۔ یہ پہلے انتخاب کا بیان ہے جو استحقاق کی بنیاد پر اور حساب کتاب کے بعد ہو گا۔ اِس کا اشارہ 'اِن سے کچھ

پوچھنا ہے‘ کے الفاظ میں ہو گیا ہے۔ پھر یہ بھی واضح رہے کہ اِس طرح کے مشاہدات میں اعداد محض تناسب کا تصور دلانے کے لیے ہوتے ہیں۔ اِنھیں بیانِ حقیقت نہیں سمجھنا چاہیے۔ اِس کے بعد، ظاہر ہے کہ عفو و درگذر کا مرحلہ ہے، جس کے واضح اشارات ’یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ‘ اور اِس مضمون کی دوسری آیات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۲۹۴۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات کے مراجع یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۶۵۵۵۔ الاوائل، ابن ابی عاصم، رقم ۱۲۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۵۶۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۳۵۳۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۶۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۶۵۴۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۴۵۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۶۵۵۵۔

۳۔ نفس مصدر۔

۴۔ ایضاً۔

۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۵۶۵ میں یہاں ’سَبْعَ سِنِيْنَ‘ کے بجاے ’تِسْعَ سِنِيْنَ‘ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۵۶۵۔

۷۔ بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۶۵۵۵ میں یہاں ’وَهُمْ فِي ذَالِكَ دَارَّةٌ أَرْزَاقُهُمْ‘ کے الفاظ آئے ہیں۔

۸۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح ابن حبان، رقم ۷۳۵۳ میں یہاں ’ثُمَّ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا صَعِقَ‘ کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

[باقی]